باب 2

جمہوریت کس کو کہتے ہیں؟

جمہوریت کی ضرورت کیا ہے؟

(WHAT IS DEMOCRACY? WHY DEMOCRACY?)

© NCERT not to be republished

عمومی جائزہ

سابقہ باب میں سنائی گئی کہانیوں اور تجزیے سے ہم کو جمہوریت کے بارے میں کچھ نہ کچھ اندازہ اور اُس کا احساس ضرور ہوا ہوگا۔ اس میں ہم نے کچھ جمہوری اور کچھ غیر جمہوری حکومتوں کا ذکر کیا تھا۔ ہم کو اس کا بھی مشاہدہ ہوا تھا کہ بعض ممالک میں کس طرح حکومتیں ایک طرز سے دوسرے طرز میں بدل گئیں تھیں۔ آیئے اب اُن کہانیوں سے عام نتائج اخذ کریں اور چند بنیادی سوال پوچھیں: جمہوریت کس کو کہتے ہیں؟ اُس کی خصوصیات کیا ہیں؟ یہ باب جمہوریت کی ایک آسان سی تعریف پر مبنی ہے۔ ہم درجہ بدرجہ اس تعریف سے وابستہ اصطلاحات کے معنی سمجھیں گے۔ یہاں ہمارا مقصد محض کم سے کم جمہوری طرزِ حکومت سے وابستہ کم سے کم خصوصیات کو سمجھنا ہے۔ اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم کو جمہوری طرزِ حکومت اور غیر جمہوری طرزِ حکومت میں تفریق کرنے کا اہل ہونا چاہیے۔ اس باب کے آخر میں ہم اس کم سے کم مقصد سے اپنا قدم آگے بڑھائیں گے اور جمہوریت کا ایک وسیع نظریہ پیش کریں گے۔

سابقہ باب میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ آج دنیا میں جمہوریت ایک ایسا نظام ہے جو سب سے زیادہ رائج ہے، اور اس کی توسیع زیادہ سے زیادہ ممالک میں ہو رہی ہے۔ لیکن ایسا کیوں ہے؟ اس میں وہ کون سی خصوصیت پوشیدہ ہے جو اس کو حکومت کے دوسرے طرزوں سے ممتاز بناتی ہے؟ یہ دوسرا اہم سوال ہے جس پر ہم اس باب میں بحث کریں گے۔

2.1 جمہوریت کس کو کہتے ہیں؟ (WHAT IS DEMOCRACY?)

پہلے باب میں ہم نے دنیا کے مختلف حصوں کی بہت سی کہانیاں پڑھیں۔ ان کہانیوں کے ذریعہ ہم نے مختلف حکومتوں اور تنظیموں پر بحث کی۔ ان میں سے چند کو ہم جمہوریتوں کا نام دیتے ہیں، جبکہ دوسری غیر جمہوریتیں بتائی گئیں۔ کیا ان میں سے ہر ممالک کی حکومتوں کے بارے میں جن کو جمہوریتوں کا نام دیا گیا تھا، آپ کو کچھ یاد ہے؟

- پنوشٹ کے دورِ حکومت سے پہلے اور اُس کے بعد چلی
- کمیونسٹ حکومت کے زوال کے بعد پولینڈ۔
- نکرومہ کی حکومت کے ابتدائی زمانے میں گھانا۔

آپ کے خیال میں ان دونوں ممالک میں کیا بات مشترک ہے؟ ہم ان سب پر جمہوریت کا ٹھپّہ کیوں لگاتے ہیں؟ وہ کون سی خصوصیت ہے جو چلی میں پنوشٹ کی حکومت سے، پولینڈ میں کیمونسٹ حکومت سے یا گھانا میں نکرومہ کے بعد کے زمانے کو ممتاز بناتی ہے؟ میانمار میں فوجی حکومت کو مدنظر رکھ کر ان حکومتوں میں وہ کون سی خصوصیات ہیں جو مشترک پائی جاتی ہیں؟ ہم ایسا کیوں کہتے ہیں کہ یہ حکومتیں جمہوری نہیں ہیں؟

اس تجزیہ کی بنیاد پر درجہ ذیل کی مشترک خصوصیات لکھیے:

- جمہوری حکومتیں
- غیر جمہوری حکومتیں

اخباروں میں اس طرح کی خبریں اکثر چھپتی رہتی ہیں، کیا یہ تمام خبریں لفظ ''جمہوریت'' کو اس معنی میں استعمال کرتی ہیں؟

جمہوریت کی تعریف کرنے کی ضرورت کیوں؟

(Why define democracy?)

اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھیں، آیئے ہم میری کے ایک اعتراض پر نظر ڈالیں۔ وہ جمہوریت کی اس طرح تعریف بیان کرنے کو پسند نہیں کرتی اور چند بنیادی سوالات پوچھنا چاہتی ہے۔

اُس کی ٹیچر ماتیلڈا لنڈا (Matilda Lyndoh) اُس کے سوالات کو غور سے سنتی ہے اور کلاس کے دوسرے بچے بھی اس مباحثے میں حصہ لیتے ہیں۔

میری: میڈم، میں اس تصور کو پسند نہیں کرتی۔ پہلے تو ہم نے دنیا کے مختلف حصوں میں موجود جمہوریتوں کے بارے میں پورے ایک باب میں بحث کی اور اس کے بعد اب ہم جمہوریت کے معنی سمجھنا چاہتے ہیں۔ میرا یہ مطلب ہے کہ مدلل بات تو یہ ہے کہ کیا اس کے برعکس نہیں ہونا چاہئے تھا؟ کیا اس کے معنی پہلے نہیں بتانے چاہئیں تھے اور مثال اُس کے بعد دی جاتی؟

لنڈا میڈم: میں آپ کا مطلب سمجھ گئی ہوں۔ لیکن ہم اپنی روزانہ زندگی میں دلائل اس طرح پیش نہیں کرتے، ہم قلم، بارش یا محبت جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ کیا ہم ان کے استعمال سے پہلے ان کی تعریف بیان کرتے ہیں؟ اس پر غور کیجئے۔ کیا ہمارے ذہن میں ان کی تعریف واضح ہے؟ کسی لفظ کو صرف استعمال کرنے کے بعد ہی ہم کو اُس کے معنی سمجھ میں آتے ہیں۔

میری: تو پھر ہم کو تعریفوں کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟

لنڈا میڈم: ہم کو تعریف کی ضرورت صرف اُس صورت میں پیش آتی ہے جب کسی لفظ کے استعمال میں کوئی مشکل درپیش ہو۔ ہم کو بارش کی تعریف کی اُس وقت ضرورت ہوگی جب اُس کا موازنہ پھوہار (بوندا باندی) یا بادل پھٹنے سے کرنا ہو۔ یہی بات جمہوریت پر بھی صادق آتی ہے۔ ہم کو اُس کی ایک واضح تعریف کی ضرورت اس لیے ہوتی ہے کیونکہ لوگ اُس کا استعمال مختلف مقاصد کے لیے کرتے ہیں۔ اور اس لیے بھی کہ کیونکہ مختلف قسم کی حکومتیں خود کو جمہوریت بتاتی ہیں۔

ریانگ: لیکن ہم کو تعریف کی ضرورت ہوتی ہی کیوں ہے؟ کسی دوسرے دن آپ نے ابراہیم لنکن کی تعریف کا حوالہ دیا تھا جنھوں نے جمہوریت کی تعریف ان الفاظ میں کی تھی، ''جمہوریت عوام کے لیے اور عوام کے ذریعہ عوام کی حکمرانی ہے۔'' ہم نے اپنی سرزمین میگھالیہ پر ہمیشہ خود ہی حکومت کی ہے۔ ہم کو اُس کے بدلنے کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟

لنڈا میڈم: میں یہ نہیں کہہ رہی کہ ہمیں اُس کے بدلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مجھ کو بھی یہ تعریف بڑی اچھی لگتی ہے لیکن میں یہ نہیں جانتی کہ یہ اُس کی تعریف بیان کرنے کا طریقہ اُس وقت تک ٹھیک بھی ہے جب تک کہ ہم خود اُس کے بارے میں نہ سوچیں۔ ہم کو کوئی بات صرف اس لیے تسلیم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہ کافی مشہور ہے اور کیونکہ ہر شخص اس کو تسلیم کرتا ہے۔

یولانڈا: میڈم، کیا میں ایک دوسری تجویز پیش کرسکتی ہوں۔ میں نے کہیں پڑھا ہے کہ لفظ ڈیموکریسی (جمہوریت) یونانی لفظ ''ڈیموکریشیا'' سے نکلا ہے۔ یونانی زبان میں ''ڈیمس'' کا مطلب ہے عوام اور ''کریشیا'' کا مطلب ہے حکومت۔ اس لیے جمہوریت ایک ایسی حکومت ہے جو لوگوں کے ذریعے چلائی جاتی ہے۔ یہ معنی بالکل ٹھیک ہیں۔ تو پھر بحث و مباحثے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

لنڈا میڈم: اس سلسلے میں سوچنے کا یہ طریقہ بھی بہت کارآمد ہے۔ میں اتنا ضرور کہوں گی کہ یہ ہمیشہ ہی کارگر

© NCERT not to be republished

میں نے تو جمہوریت کی تعریف بالکل الگ انداز سے سنی ہے۔ جمہوریت ایسی طرز حکومت ہے جو لوگوں سے الگ، لوگوں سے دور، جہاں لوگوں کو خریدا جاتا ہے اس تحریک کو ہم تسلیم کیوں نہیں کرتے۔

ثابت نہیں ہوگا۔ کوئی بھی لفظ اپنے مبدا (ماخذ) سے جڑا نہیں رہتا۔ اب آپ ذرا کمپیوٹر کے بارے میں ہی سوچیے۔ ابتدا میں یہ کمپیوٹنگ یعنی حساب کتاب لگانے کے لیے یعنی ریاضی کے مشکل سوالات حل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ بہت کارگر کیلکولیٹر ہوتے تھے۔ لیکن آج کل بہت کم لوگ ایسے ہیں جو سوال حل کرنے کے لیے کمپیوٹر کا استعمال کرتے ہیں۔ اب ان کا استعمال لکھنے، ڈیزائن بنانے، موسیقی سننے یا پھر فلمیں دیکھنے کے لیے ہوتا ہے۔ لفظ تو وہی رہتے ہیں لیکن بدلتے زمانوں کے ساتھ اُن کے معنی بدلتے رہتے ہیں۔ اس طرح کسی لفظ کی ابتدا پر ہی نظر رکھنا زیادہ فائدے مند نہیں ہوتا۔

میری: میڈم، اس لیے آپ بنیادی طور پر یہ بات کہنا چاہتی ہیں معاملات کے بارے میں خود ہی فیصلہ کرنے کا کوئی مختصر طریقہ موجود نہیں ہے۔ ہم کو اس کے معنی کے بارے میں سوچنا چاہیے اور ایک تعریف اخذ کرنا چاہیے۔

لنڈا میڈم: آپ میرا مطلب بالکل ٹھیک سمجھیں۔ آیئے اب اس مسئلے پر اپنی پیش رفت جاری رکھیں۔

سرگرمی

آیئے لنڈا میڈم کی بات پر سنجیدگی سے غور کرتے ہیں اور پن، بارش اور محبت جیسے الفاظ کی صحیح تعریف لکھنے کی کوشش کرتے ہیں جن کو ہم ہر وقت استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر قلم کی تعریف بیان کرنے کا کیا کوئی ایسا طریقہ ہے جو کسی پنسل، برش، چاک یا کریاون سے اسے الگ کرے؟

- اس کوشش سے آپ نے کیا سیکھا؟
- یہ جمہوریت کے معنی سمجھنے کے بارے میں ہم کو کیا سکھاتا ہے؟

ایک سادہ سی تعریف (A simple definition)

آیئے ہم اُن حکومتوں میں مماثلت اور فرق پر اپنی بحث کی جانب دوبارہ لوٹتے ہیں جو کہ جمہوریتیں کہلاتی ہیں۔ پچھلے باب میں ہم نے تمام جمہوریتوں کے اندر ایک سادے سے مشترک جزو کی شناخت کی تھی: وہ یہ ہے کہ حکومت کو عوام چنتے ہیں۔ اس طرح ہم ایک بالکل سادی سی تعریف سے شروع کرتے ہیں۔ **جمہوریت ایک ایسی طرزِ حکومت ہے جس میں عوام حکمرانوں کا انتخاب کرتے ہیں۔**

یہ ایک مفید شروعاتی نقطہ ہے۔ اس تعریف سے ہم جمہوری طرزِ حکومت کو اُس حکومت سے الگ کر سکتے ہیں جو واضح طور پر جمہوری نہیں ہے۔ میانمار کے فوجی حکمرانوں کا انتخاب عوام نے نہیں کیا۔ اس فیصلے کے لیے لوگوں نے اپنی رائے نہیں دی تھی۔ جن لوگوں کا فوج پر تسلط تھا، وہی ملک کے حکمراں بن بیٹھے۔ پنوشٹ جیسے آمروں کا انتخاب لوگوں نے نہیں کیا تھا۔ نیپال اور سعودی عرب کے بادشاہ اسی لیے حکومت نہیں کرتے کیونکہ لوگوں نے اُن کو ایسا کرنے کے لیے چنا تھا۔ لیکن اتفاق سے وہ شاہی خاندان میں پیدا ہوئے اس لیے وہ ملک کے حکمراں بن بیٹھے۔

یہ سادی سی تعریف بھی ناکافی ہے۔ یہ ہم کو بتاتی ہے کہ جمہوریت عوام کی حکومت ہوتی ہے۔ لیکن اگر ہم اس تعریف کو بنا سوچے سمجھے استعمال کریں تو ہم تقریباً ہر اُس حکومت کو جمہوریت کا نام دیں گے جو الیکشن کراتی ہے۔ یہ گمراہ کن ہوگی۔ جیسا کہ ہم نے چوتھے باب میں دیکھا تھا کہ عصری دنیا میں ہر حکومت یہ چاہتی ہے کہ اُس کو جمہوری کہا جائے، اگرچہ حقیقت میں وہ جمہوری ہے ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کو ایک ایسی حکومت میں جو واقعی جمہوری ہو اور جو جمہوریت کا چولا پہنتی ہو، دونوں کے درمیان بڑے احتیاط سے فرق کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کام ہم اس تعریف کے اندر موجود ہر لفظ کو بغور سمجھنے اور جمہوری حکومت کی خصوصیات کو سمجھنے کے ساتھ کر سکتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

اپنی
پیش رفت
کی جانچ کیجیے

ریبا نگ اپنے گھر گئی اور جمہوریت پر چند مزید مشہور تشریحات جمع کیں۔ اس بار اس نے اُن لوگوں کے نام کا ذکر نہیں کیا جنھوں نے ان کے بارے میں کہا یا لکھا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ آپ ان کو پڑھیں اور رائے زنی کریں کہ یہ خیالات کس درجہ صحیح اور فائدے مند ہیں:

- جمہوریت ہر شخص کو خود اپنا استعمال کرنے کا حق دیتی ہے۔
- جمہوریت میں یہ حقیقت شامل ہے کہ آپ اس صورت میں مطلق العنان کا انتخاب کر لیتے ہیں کہ جب آپ کو ان کے ذریعہ بتایا جاتا ہے کہ آپ وہی سننا چاہتے ہیں جو آپ سوچتے ہیں۔
- انصاف کے لیے کسی فرد کی اہلیت جمہوریت کو ممکن بناتی ہے لیکن ناانصافی کے تئیں کسی فرد کا رجحان، جمہوریت کو ضروری بناتا ہے۔
- جمہوریت ایک ایسی ترکیب ہے جو اس بات کا تحفظ فراہم کرتی ہے کہ جتنا ہم شخص ہیں اتنی ہی ہم پر حکمرانی کی جائے گی۔
- جمہوریت کی تمام برائیوں کا علاج زیادہ جمہوری طریقے سے کیا ہوسکتا ہے۔

کارٹون
پڑھیے

یہ کارٹون اُس وقت بنایا گیا تھا جب یو ایس اور دوسری غیر ملکی طاقتوں کی موجودگی میں عراق میں انتخابات کرائے گئے تھے۔ آپ کے خیال میں یہ کارٹون کیا پیغام دینا چاہتا ہے؟ جمہوریت کو اس شکل میں کیوں دکھایا گیا ہے جیسی کہ وہ موجودہ صورت میں موجود ہے۔

©Stephane Peray, Thailand, Cagle Cartoons Inc.

© NCERT not to be republished

2.2 جمہوریت کی خصوصیات (FEATURES OF DEMOCRACY)

ہم نے جمہوریت کی اس سادی سی تعریف کے ساتھ شروع کیا ہے کہ جمہوریت ایک ایسی طرزِ حکومت ہے جہاں عوام حکمرانوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ اس تعریف کے بعد متعدد سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

- اس تعریف میں ''حکمراں'' کون ہیں؟ کسی بھی حکومت کے لیے کیسے عہدے داروں کا انتخاب ہو جس کو جمہوریت کہا جاسکے؟ کسی جمہوریت میں غیر منتخبہ عہدے داروں کون سے فیصلے کر سکتے ہیں؟
- کس طرح کے انتخاب سے جمہوری انتخاب کی تشکیل ہوتی ہے؟ کسی انتخاب کو جمہوری سمجھنے کے لیے کون کون سی شرائط پوری کرنی چاہیے۔
- وہ لوگ (عوام) کون ہیں جو حکمرانوں کا انتخاب کر سکتے ہیں یا حکمراں کی حیثیت سے منتخب ہو سکتے ہیں؟ کیا اس کے اندر مساوی بنیاد پر ہر شہری کی شمولیت ہونی

چاہیے؟ کیا جمہوریت چند شہریوں کو اس حق سے انکار کرسکتی ہے؟

- آخر میں جمہوریت کون سی طرزِ حکومت ہے؟ کیا کسی جمہوریت میں منتخبہ حکمراں اپنی مرضی سے جو چاہے کر سکتے ہیں؟ یا جمہوری حکومت کو چند حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھانی چاہیئے؟ کیا جمہوریت کے لیے شہریوں کے چند حقوق کا احترام کرنا لازمی ہے۔

آیئے چند مثالوں کے ذریعہ ان میں سے ہر سوالات پر غور وفکر کریں۔

منتخبہ لیڈروں کے اہم فیصلے

(Major decisions by elected leaders)

پاکستان میں، جنرل پرویز مشرف نے اکتوبر 1999 میں، ایک فوجی انقلاب کی سربراہی کی، اُنہوں نے جمہوری طور سے منتخبہ حکومت کو اُکھاڑ پھینکا اور خود کو ملک کی ''عاملہ کے سربراہ'' (چیف) ہونے کا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنے عہدے کو صدر کی حیثیت سے بدل لیا اور 2002 میں ملک میں رائے شماری (ریفرینڈم) کرائی جس نے اُن کی توسیع مزید پانچ سال کے لیے کر دی۔ پاکستانی میڈیا، انسانی حقوق کی تنظیموں اور جمہوریت پسند سرگرم کارکنوں نے اس کو بدعنوانی اور فریب دہی پر مبنی ریفرینڈم بتایا۔ اگست 2002 میں اُنہوں نے قانونی ساخت بنیادی احکام (Legal Frame Work Order) جاری کیا جس کے ذریعہ پاکستان کے آئین میں ترمیم کی گئی۔ اس احکام کے مطابق صدر کو قومی یا صوبائی اسمبلیوں کو برطرف کرنے کے اختیار حاصل ہوا۔ شہری کابینہ کے کام کی نگرانی قومی سلامتی کونسل (نیشنل سیکورٹی کونسل) کرتی ہے جس پر فوجی افسران کا تسلط ہے۔ اس قانون کے پاس ہونے کے بعد، قومی اور ریاستی اسمبلیوں کی سطح پر انتخابات کرائے گئے۔ اس طرح

©Emad Hajjaj, Jordan, Cagle Cartoons Inc.

کارٹون پڑھیے

شام مغربی ایشیا کا ایک چھوٹا سا ملک ہے حکمراں بعث پارٹی اور اس کے کچھ چھوٹے اتحادی صرف وہ پارٹیاں ہیں جنھیں اس ملک میں اجازت دی گئی ہے کیا آپ کے خیال میں اس کارٹون کا اطلاق چین اور میکسکو کے لیے بھی ہو سکے گا؟ جمہوریت پر پتیوں کا تاج کس بات کی نشاندہی کرتا ہے۔

پاکستان میں بھی انتخابات کرائے گئے جہاں منتخبہ نمائندوں کو چند اختیارات حاصل ہیں۔ لیکن آخری فیصلہ (اختیارات) فوجی افسران اور جنرل پرویز مشرف کے ہی ہاتھ میں ہے۔

یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ متعدد وجوہات سے جنرل مشرف کے تحت پاکستان کو ایک جمہوریت نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن ہم اپنی نظران میں ایک بات پر مرکوز کرتے ہیں۔ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان میں عوام اپنے حکمراں کا انتخاب کرتے ہیں؟ ایسا بالکل نہیں ہے۔ عوام اپنے نمائندے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے چن سکتے ہیں لیکن وہ اصل معنوں میں ملک کے حکمراں نہیں ہیں۔ وہ آخری فیصلہ نہیں کر سکتے۔ آخری فیصلہ تو فوجی افسران اور جنرل پرویز مشرف کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور عوام نے اُن کا انتخاب نہیں کیا ہے۔

ایسا بیشتر آمرانہ حکومتوں اور شہنشاہیت میں ہوتا ہے۔ اُن کی رسمی طور سے ایک منتخبہ پارلیمنٹ اور حکومت ہوتی ہے لیکن اصل اختیارات اُن لوگوں کے ہاتھ میں ہوتے ہیں جن کو عوام نہیں چنتے۔ آخری باب میں ہم نے کمیونسٹ پولینڈ میں یو ایس ایس آر (سوویت یونین) کے اور عصری عراق میں یو ایس (ریاستہائے متحدہ) کے کردار کے بارے میں پڑھا تھا یہاں پر بھی اصل اختیارات چند خارجی ممالک کے ہاتھ میں تھے، نہ کہ مقامی طور سے منتخبہ نمائندوں کے ہاتھ میں۔ اس کو عوامی حکومت نہیں کہا جا سکتا۔

اس تفصیل کے بعد جمہوریت کی ایک آخری شکل اُبھر کر آتی ہے۔ **کسی جمہوریت میں فیصلہ کرنے کا آخری اختیار اُن لوگوں کے ہاتھ میں ہونا چاہیے جن کا انتخاب عوام کریں۔**

آزادانہ اور منصفانہ انتخابی مقابلہ

(Free and fair electoral competition)

چین میں ملک کی پارلیمنٹ کے انتخاب کے لیے ہر پانچ سال بعد باقاعدگی سے الیکشن ہوتے ہیں جس کو کوانگور تیمین دائی بیاؤ داہوئی (عوام کی قومی کانگریس) کہا جاتا ہے۔ عوام کی قومی کانگریس کو ملک کے صدر کے تقرر کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ اس کے اندر پورے چین سے منتخب ہوئے تقریباً 3,000 ممبران ہوتے ہیں۔ ان میں چند ممبران کا انتخاب فوج کرتی ہے۔ الیکشن لڑنے سے پہلے کسی اُمیدوار کو چینی کمیونسٹ پارٹی کی منظوری حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ 2002-03 میں ہوئے انتخابات میں صرف اُن کو الیکشن لڑنے کی اجازت دی گئی تھی جو چینی کمیونسٹ پارٹی یا اُس سے وابستہ آٹھ چھوٹی پارٹیوں کے ممبر تھے۔ کمیونسٹ پارٹی ہی نے ہمیشہ حکومت سازی کا کام کیا ہے۔

1930 میں اپنی آزادی کے زمانے سے ہی، صدر کے انتخاب کے لیے میکسیکو میں ہر چھ سال بعد الیکشن ہوتے ہیں۔ ملک پر کبھی بھی فوجی یا کسی آمر کی حکومت نہیں رہی۔ لیکن 2000 تک پی آر آئی (اداراتی انقلابی پارٹی) کہلائی جانے والی پارٹی نے ہر الیکشن میں فتح حاصل کی تھی۔ مخالف پارٹیاں انتخابات ضرور لڑیں لیکن ان کو کامیابی

©Ares, Caglecartoon.com, Cagle Cartoons Inc.

کارٹون پڑھیے

یہ کارٹون لاطینی امریکہ کے سیاق وسباق میں بنایا گیا تھا۔ کیا آپ کے خیال میں یہ پاکستانی صورتِ حال پر بھی صادق آتا ہے؟ دوسرے ایسے ملک کے بارے میں سوچیے جہاں اس کارٹون کا اطلاق ہوتا ہے۔ کیا ایسا کبھی ہمارے ملک میں بھی ہوا ہے۔

میرے لیے یہ سب موہوم سا ہے۔ حکمرانوں اور حکومتوں کے بارے میں یہ سب معلومات کیا جمہوریت ہے؟ کیا ہم ایک جمہوری کلاس روم کی بات کر سکتے ہیں؟ یا ایک جمہوری فیملی کی؟

© NCERT not to be republished

کبھی حاصل نہیں ہوئی۔ یہ پی آر آئی پارٹی الیکشن جیتنے کے لیے ناشائستہ طریقے استعمال کرنے کے لیے مشہور تھی۔ تمام سرکاری ملازمین کو پارٹی اجلاسوں میں شریک ہونا ضروری تھا۔ سرکاری اسکولوں کے اساتذہ پی آر آئی کے حق میں ووٹ ڈالنے کے لیے والدین پر جبر کا استعمال کرتے تھے۔ زیادہ تر میڈیا سوائے تنقید یا مخالف پارٹیوں کی سرگرمیوں کو نظر انداز کیا کرتا تھا۔ بعض اوقات بالکل آخری مرحلے پر پولنگ بوتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیئے جاتے تھے جس سے لوگوں کو اپنا ووٹ ڈالنے میں مشکل پیش آتی تھی۔ پی آر آئی اپنے اُمیدواروں کے حق میں الیکشن مہم پر بڑی بڑی رقمیں خرچ کرتی تھی۔

کیا متذکرہ بالا انتخابات کو ہم ایسی مثالیں سمجھ سکتے ہیں جہاں عوام نے اپنے حکمرانوں کا انتخاب کیا ہو؟ ان مثالوں کو پڑھ کر ہم محسوس کر سکتے ہیں کہ یہ جمہوری انتخابات نہیں تھے۔ ان مثالوں کو پڑھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ ان مقامات پر عوام نے اپنے حکمرانوں کا انتخاب نہیں کیا تھا۔ یہاں متعدد مسائل وابستہ تھے۔ چین میں عوام کو کوئی ایک سنجیدہ انتخاب حاصل نہیں ہے۔ ان کو حکمراں پارٹی اور اس کے منظور شدہ اُمیدوار کا ہی انتخاب کرنا پڑتا ہے۔ کیا ہم اس صورتِ حال کو انتخاب کہہ سکتے ہیں؟ میکسیکو کی مثال میں ایسا لگتا ہے کہ عوام کو واقعی انتخاب کرنے کا موقعہ حاصل ہوا ہے، لیکن عملی طور سے ان کو چناؤ کا موقعہ ہی دستیاب نہیں ہوتا۔ وہاں حکمراں پارٹی کو ہرانے کا کوئی راستہ ہی نہ تھا، چاہے لوگ اس کے مخالف ہی کیوں نہ تھے۔ ان انتخابات کو منصفانہ نہیں کہا جا سکتا۔

اس طرح ہم جمہوریت کے ادراک میں ایک دوسری خصوصیت شامل کر سکتے ہیں۔ کسی بھی قسم کے الیکشن کرا دینا ہی کافی نہیں ہوتا۔ انتخابات کو سیاسی نعم البدل کے درمیان ایک حقیقی چناؤ پیش کرنا چاہیۓ۔ اگر عوام چاہیں تو اُن کو موجودہ حکمرانوں کو عہدے سے ہٹانے میں اپنا انتخاب استعمال کرنے کا موقعہ ملنا چاہیۓ۔ اس لیے جمہوریت ایک ایسے آزادانہ اور منصفانہ انتخاب پر مبنی ہونا چاہیۓ جہاں برسرِاقتدار حکمرانوں کو اُس کے کھونے کا ایک واضح موقعہ بھی موجود ہو۔ ہم چوتھے باب میں جمہوری انتخاب کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں گے۔

ایک شخص، ایک ووٹ ایک قیمت

(One person, one vote one value)

سابقہ باب میں ہم نے پڑھا تھا کہ جمہوریت کے لیے جدوجہد عالمگیر بالغ رائے دہندگی کے لیے مطالبہ کے ساتھ کس طرح وابستہ تھی۔ اب یہ اُصول تقریباً تمام دنیا میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے باوجود ووٹ دینے کے مساوی حق سے انکار کی متعدد مثالیں اب بھی موجود ہیں۔

- سعودی عرب میں عورتوں کو ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں ہے۔

©Nerilicon, El Economista, Mexico, Cagle Cartoons Inc.

کارٹون پڑھیے

اس کارٹون کا عنوان ''جمہوریت کی تعمیر'' دیا گیا ہے جو لاطینی امریکہ کی اشاعت میں پہلی بار شائع ہوا تھا۔ یہاں دولت سے بھرے تھیلے کس چیز کو دکھاتے ہیں؟ کیا یہ کارٹون ہندوستان پر بھی صادق آتا ہے؟

© NCERT not to be republished

- اسٹونیا نے اپنی شہریت کے اُصول اس طرح بنائے ہیں کہ روسی اقلیت سے وابستہ لوگوں کو ووٹ کا حق حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔
- فیجی میں انتخابی عمل اس نوعیت کا ہے جہاں دیسی فیجی کا ووٹ ہندوستانی اصل کے فیجی باشندوں کے ووٹ سے زیادہ قیمت رکھتا ہے۔

جمہوریت کی بنیاد سیاسی مساوات کے بنیادی اُصول پر قائم ہے۔ اس سے ہم کو جمہوریت کی تیسری خصوصیت حاصل ہوتی ہے۔ جمہوریت میں ہر بالغ شہری کا ایک ووٹ ہونا چاہیے اور ہر ووٹ کی قیمت برابر ہونی چاہیے۔ اس کے بارے میں ہم مزید چوتھے باب میں مطالعہ کریں گے۔

قانون کی حکومت اور حقوق کا احترام

(Rule of law and respect for rights)

زمبابوے نے سفید فام اقلیت سے 1980 میں آزادی حاصل کی تھی۔ اُس وقت سے ملک پر زیڈ اے این یو (زانو) پی ایف، کی حکومت ہے جو ایک ایسی پارٹی ہے جس نے آزادی کی جدوجہد کی سربراہی کی تھی۔ اس کا لیڈر رابرٹ موگابے آزادی حاصل کرنے کے وقت سے ملک پر حکومت کر رہا ہے۔ انتخابات باقاعدگی سے کرائے جاتے ہیں اور زانو۔ پی۔ ایف پارٹی ہی فتح یاب ہوئی ہے۔ صدر موگابے عوام کے اندر بے حد مقبول ہیں لیکن انتخابات میں ناجائز طریقے بھی استعمال کرتے ہیں۔ سال گزرنے کے ساتھ ساتھ، اُن کی حکومت نے صدر کے اختیارات بڑھانے اور کم سے کم جواب دہ ہونے کے لیے آئین کے اندر کئی بار تبدیلیاں کیں۔ حزبِ مخالف کے کارکنوں کو پریشان کیا جاتا ہے اُن کی میٹنگ میں رخنہ اندازی کی جاتی ہے۔ حکومت کے خلاف مظاہروں کو غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔ ایک ایسا قانون بھی موجود ہے جو صدر کی تنقید کے حق پر حد بندیاں قائم کرتا ہے۔ ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر حکومت کا قبضہ ہے جو صرف حکومت کی ترجمانی کرتا ہے۔ ملک کے اندر آزاد اخبارات بھی موجود ہیں لیکن حکومت اُن نامہ نگاروں

زمبابوے کی بات کیوں؟ میں ایسی رپورٹیں خود اپنے ملک کے بیشتر حصوں کے بارے میں بھی پڑھتا ہوں۔ ہم ان پر بحث کیوں نہیں کرتے؟

کارٹون پڑھیے

یہ کارٹون صدام حسین کی حکومت اُکھاڑ پھینکنے کے بعد عراقی الیکشن کے بارے میں ہے۔ اس کو قید خانے میں دکھایا گیا ہے۔ یہاں کارٹونسٹ کیا کہہ رہا ہے۔ اس کارٹون کے پیغام کا موازنہ اس باب کے پہلے کارٹون سے کیجیے۔

©John Trever, Albuquerque Journal, US, Cagle Cartoons Inc.

© NCERT not to be republished

کا قافیہ تنگ کر دیتی ہے جو اُس کے خلاف زبان کھولتے ہیں۔حکومت نے چند ایسے عدالتی فیصلوں کو بھی نظرانداز کر دیا جو اُس کے خلاف جاتے تھے اور یہاں تک کہ ججوں پر بھی زور ڈالا گیا۔

زمبابوے کی مثال سے ظاہر ہے کہ جمہوریت میں حکمرانوں کی عوامی منظوری بھی ضروری ہوتی ہے، لیکن صرف اتنا ہی کافی نہیں ہوتا۔عوامی حکومتیں بھی غیر جمہوری ہوسکتی ہیں،عوامی لیڈر استبدادی ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم کسی جمہوریت کا جائزہ لینا چاہیں تو ہمیں اُس کے انتخابات پر نظر ڈالنی چاہیے۔لیکن الیکشن سے پہلے اوراُس کے بعد بھی مشاہدہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ انتخابات سے پہلے کی مدت میں، ایک عام سیاسی سرگرمی کے لیے مناسب موقع فراہم کرنا چاہیے جس میں سیاسی مخالفت بھی شامل ہے۔ اس کے لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ریاست اپنے شہریوں کے چند بنیادی حقوق کا احترام کرے۔ اُن کو آزادانہ طور سے سوچنے، رائے قائم کرنے، ان کو عوام کے اندر ظاہر کرنے، انجمنیں بنانے، احتجاج کرنے اور دوسری سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی آزادی ہونا چاہیے۔ قانون کی نظر میں ہر شخص برابر ہونا چاہیے۔ ان حقوق کا تحفظ ایک آزاد عدلیہ کو کرنا چاہیے جس کے احکام کا ہر شخص طابع ہو۔ ہم چھٹے باب میں ان حقوق کے بارے میں مزید مطالعہ کریں گے۔

اسی طرح سے چند ایسی شرائط بھی موجود ہیں جو الیکشن کے بعد حکومت چلانے کے طریقے پر پوری اُترتی ہیں۔ ایک جمہوری حکومت صرف اس وجہ سے کیونکہ وہ الیکشن جیتی ہے ہر وہ کام نہیں کرسکتی جو وہ چاہتی ہو اُس کو چند بنیادی اُصولوں کا احترام کرنا پڑتا ہے۔ خاص طور سے اُس کو اقلیتوں کے تحت چند گارنٹیوں کا احترام کرنا پڑتا ہے۔ ہر

کارٹون پڑھیے

چینی حکومت نے 'گوگل' اور 'یاہو' جیسی عوامی ویب سائٹوں پر پابندیاں عائد کرتے ہوئے انٹرنیٹ پر اطلاعات اور معلومات کے بہاؤ پر روک لگا دی۔ ٹینکوں کی شبیہہ اور ایک غیر مسلح طالب علم حالیہ چینی تاریخ میں ایک دوسرے اہم واقعہ کی یاد دلاتا ہے، اُس واقعہ کو معلوم کیجیے۔

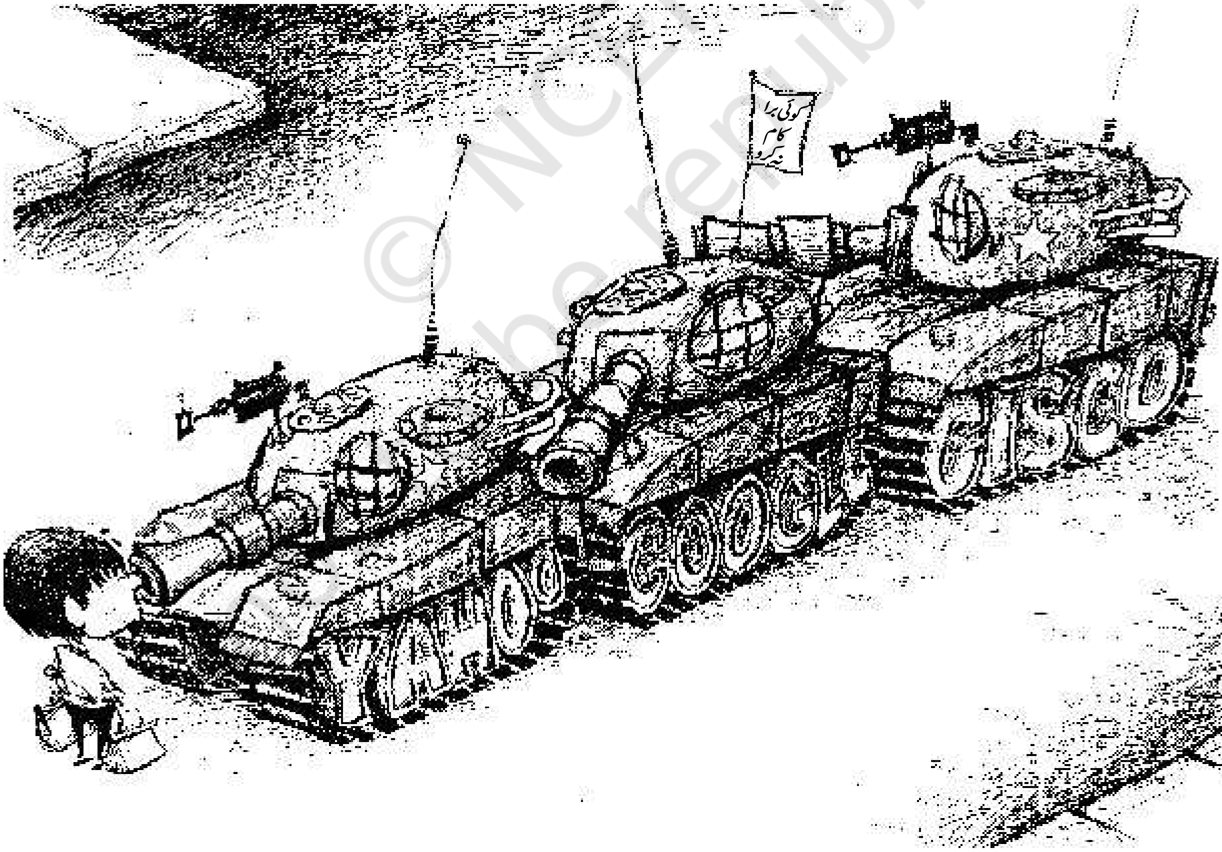

©Eric Allie, Pioneer Press, US, Cagle Cartoons Inc

© NCERT not to be republished

اہم فیصلے کو مشوروں کے ایک سلسلے سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے۔ ہر عہدے دار کو چند ایسے حقوق اور ذمے داریاں ہوتی ہیں جو اُس کو آئین اور قانون نے سونپے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نہ صرف عوام کو جواب دہ ہوتا ہے بلکہ دوسرے آزاد افسران کو بھی۔ ہم اس کے بارے میں مزید پانچویں باب میں پڑھیں گے۔

یہ دونوں پہلو ہم کو جمہوریت کی چوتھی اور آخری خصوصیت سے روشناس کراتے ہیں۔ ایک جمہوری حکومت، آئینی قانون اور شہریوں کے حقوق کے ذریعے طے شدہ حدود کے اندر ہی حکومت کرتی ہے۔

تعریف کا خلاصہ (Summary definition)

آیئے اب تک ہوئی بحث کا خلاصہ کرتے ہیں۔ ہم نے ایسے سادہ سی تعریف کے ساتھ ابتدا کی تھی۔ جمہوریت ایک ایسی طرزِ حکومت ہے جس میں عوام حکمرانوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ یہ تعریف بھی اُس وقت تک ناکافی ہے جب تک کہ اس میں استعمال ہوئے اہم الفاظ کی وضاحت نہ کی جائے۔ مثالوں کے ایک سلسلے کے ذریعہ ہم نے طرزِ حکومت کی حیثیت سے جمہوریت کی چار خصوصیات کی نشاندہی کی تھی۔ ان کے مطابق جمہوریت ایک ایسی طرزِ حکومت ہے جس میں:

- عوام کے منتخب شدہ حکمراں تمام اہم فیصلے کرتے ہیں۔
- انتخابات موجودہ حکمرانوں کو بدلنے کے لیے عوام کو چناؤ کا اور منصفانہ موقعہ فراہم کرتے ہیں۔
- یہ چناؤ اور موقعہ، مساویانہ بنیاد پر سب کو حاصل ہوتا ہے، اور
- آئین کے بنیادی اُصول اور شہریوں کے حقوق اس قانون کے استعمال پر حکومت کی مرضی کو محدود کرتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کیجیے

جمہوری نظام ہونے یا نہ ہونے کی ان پانچ مثالوں کو پڑھئے۔ اوپر بحث کی گئی جمہوریت کی متعلقہ خصوصیت کے ساتھ ان میں سے ہر ایک کو ملایئے۔

مثال	خصوصیت
بھوٹان کے راجا نے اعلان کیا کہ مستقبل میں وہ منتخبہ نمائندوں کی صلاح کے مطابق عمل کریں گے۔	قانون کی حکومت
ہندوستان کے بہت سے مہاجر تمل مزدوروں کو سری لنکا میں ووٹ کا حق دیا گیا۔	حقوق کا احترام
	ایک شخص ایک ووٹ ایک قیمت
نیپال کے راجہ نے سیاسی جلسوں، مظاہروں اور ریلیوں پر پابندی عائد کی۔	
ہندوستانی سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا کہ بہار اسمبلی کی تحلیل غیر آئینی تھی۔	آزادانہ اور منصفانہ انتخابی مقابلہ
بنگلہ دیش کی سیاسی پارٹیوں کا اس پر اتفاق ہے کہ انتخابات کے موقع پر ایک غیر جانبدار حکومت کو ملک کا نظام چلانا چاہیے۔	اہم فیصلے منتخبہ لیڈروں کے ذریعہ ہونا

© NCERT not to be republished

2.3 جمہوریت کی ضرورت کیوں ہے؟ (WHY DEMOCRACY?)

میڈم لنڈا کی کلاس میں ایک بحث چھڑ گئی۔ اُس نے اپنے پچھلے سیکشن میں ''جمہوریت کیا ہے'' عنوان پر پڑھانا ختم کیا تھا اور طلبا ء سے پوچھا تھا کہ کیا اُن کے خیال میں جمہوریت ایک بہترین طرزِ حکومت ہے۔ ہر طالب علم کو اس موضوع پر کچھ نہ کچھ تو کہنا ہی تھا۔

جمہوریت پر مباحثہ کرنا

(Debating merits of democracy)

یولانڈا: ہم ایک جمہوری ملک میں رہتے ہیں۔ ہم نے پچھلے باب میں پڑھا تھا کہ تمام دنیا میں لوگ جمہوریت چاہتے ہیں وہ ممالک جو پہلے جمہوری نہیں تھے، اب جمہوری بن رہے ہیں۔ تمام عظیم ہستیوں نے جمہوریت کے بارے میں بڑی اچھی باتیں کہی ہیں۔ کیا یہ بات واضح نہیں کہ جمہوریت ہی بہترین ہے؟ کیا اب بھی ہم کو اس پر بحث کی ضرورت ہے؟

ٹانگ کئی: لیکن لنڈ وہ میڈم نے ہم کو بتایا تھا کہ ہم کو کوئی بات صرف اس لیے تسلیم نہیں کرنی چاہیے کہ وہ کافی مشہور ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہر شخص ایک غلط راستہ اختیار کر رہا ہے۔

جینی: ہاں، درحقیقت یہ ایک غلط راستہ ہی تو ہے۔ جمہوریت نے ہمارے ملک کو دیا ہی کیا ہے؟ ہمارے ملک میں جمہوری نظام کی آدھی سے زیادہ صدی بیت گئی اور اس کے بعد بھی یہاں اتنی غربت موجود ہے۔

ریا نگ: لیکن جمہوریت کا غربت سے کیا تعلق ہے؟ کیا ہمارے ملک میں غربت اس لیے ہے کیونکہ یہاں جمہوریت ہے یا جمہوری نظام ہونے کے باوجود یہاں غربت ہے؟

جینی: وجہ کچھ بھی ہو، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصل نکتہ تو یہ ہے کہ یہ بہترین طرزِ حکومت نہیں ہوسکتی۔ افراتفری، غیر استحکام، بدعنوانی اور ریاکاری جیسی تمام برائیاں جمہوریت ہی کی وجہ سے تو ہیں۔ سیاست داں آپس ہی میں لڑتے مرتے ہیں۔ ملک کی فکر ہی کس کو ہے؟

پوئمن: تو پھر اس کا متبادل کیا ہے؟ آپ برٹش دورِ حکومت میں دوبارہ چلے جایئے؟ حکومت کرنے کے لیے کچھ بادشاہوں کو اس ملک میں بلا لیجیے؟

روز: میں یہ تمام باتیں نہیں جانتی۔ میرے خیال میں تو ملک کو ایک مضبوط قوتِ ارادی والے لیڈر کی ضرورت ہے کوئی ایسا لیڈر جس کو انتخابات اور پارلیمنٹ کی کوئی فکر نہ ہو۔ تمام اختیارات ایک ہی لیڈر کے ہاتھ میں ہوں۔ اُس کو اپنے ملک کے مفاد میں ہر کام کرنے کی اجازت ہو۔ ایک ایسا ہی لیڈر اس ملک سے بدعنوانی اور غربت کو مٹا سکتا ہے۔

کسی نے چیخ کر کہا: یہ تو آمریت کہلاتی ہے۔

ہوئی: اگر ایسا شخص تمام اختیارات اپنے اور اپنی فیملی کے حق میں استعمال کرنا شروع کر دے تو پھر کیا ہوگا؟ اگر وہ خود ہی بدعنوان ہو تو پھر کیا ہوگا؟

روز: میں تو صرف ایک ایماندار، ہمدرد اور ایک مضبوط لیڈر کی بات کر رہی ہوں۔

ہوئی: لیکن یہ بات منصفانہ نہیں ہے۔ آپ تو اصل جمہوریت کا موازنہ ایک معیاری آمریت سے کر رہی ہیں۔ ہم کو معیاری کا موازنہ معیاری سے اور اصل کا موازنہ اصل سے کرنا چاہیے۔ اصل زندگی میں آمروں اور جابروں کے ریکارڈ کی جانچ کیجیے۔ یہ بدترین قسم کے بدعنوان، خودغرض اور ظالم تھے۔ یہ

کاش میں لنڈہ میڈم کی کلاس میں ہوتی۔ وہ بالکل جمہوری کلاس روم لگتی ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے؟

© NCERT not to be republished

باتیں تو تم صرف اس لیے کر رہی ہو کیونکہ ہم اس کے بارے میں کچھ جاننا نہیں چاہتے۔ اور اس سے بھی زیادہ بری بات تو یہ ہے کہ تم ان کے چنگل سے نکل بھی نہیں سکتیں۔

میڈم لنڈا یہ تمام مباحثہ بڑی دلچسپی سے سن رہی تھیں۔ اب اُنھوں نے درمیان میں دخل اندازی کرتے ہوئے کہا۔ میں آپ کو اس گرمجوشی سے بحث کرتے دیکھ کر بہت خوش ہوں۔ یہ تو میں نہیں جانتی کہ صحیح کون ہے اور کون غلط، اس کا فیصلہ تو آپ خود ہی کر لیجیے۔ لیکن میں اتنا ضرور محسوس کرتی ہوں کہ آپ اپنے دل کی بات کہنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کو کوئی روکنے کی کوشش کرتا یا اپنے احساسات کو ظاہر کرنے پر آپ کو کوئی سزا دیتا، تو آپ کو برا لگتا۔ کیا آپ کسی ایسے ملک میں جو جمہوری نہ ہو، اس طرح آزادانہ طور سے مباحثہ کر سکتے تھے؟ کیا جمہوریت کے لیے یہ ایک اچھی دلیل نہیں ہے؟

جمہوریت کے خلاف دلائل

(Arguments against democracy)

اس مکالمے میں زیادہ تر ایسے دلائل پیش کیے گئے ہیں جن کو ہم جمہوریت کے خلاف معمول کے مطابق سنتے ہیں۔ آیئے ان میں سے چند پر ہم غور کرتے ہیں:

- جمہوریت میں لیڈر بدلتے رہتے ہیں۔ جس سے ملک میں غیر استحکام پیدا ہوتا ہے۔
- جمہوریت سیاسی مقابلہ آرائی اور اقتدار کے کھیل کے بارے میں ہے جہاں اخلاق اور اعلیٰ کردار کی کوئی گنجائش نہیں۔
- جمہوریت میں متعدد لوگوں سے مشورہ کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے پالیسی معاملوں پر عمل کرنے میں دیر ہوتی ہے۔
- منتخبہ لیڈر عوامی مفادات سے بے خبر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے فیصلوں میں غلطی ہوتی ہے۔
- جمہوریت میں بدعنوانیوں کا راستہ کھلا رہتا ہے کیونکہ یہ انتخابی مقابلے پر قائم ہوتی ہے۔
- عام لوگ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ اُن کے مفاد میں کیا صحیح اور کیا غلط ہے، اس لیے وہ کوئی فیصلہ ہی نہیں کر پاتے۔

کیا جمہوریت کے خلاف کچھ اور دلائل بھی ہیں جو آپ کے ذہن میں ہوں؟ ان میں سے کون سے دلائل خاص طور سے جمہوریت کے خلاف جاتے ہیں؟ ان میں سے کون سے دلائل ایسے ہیں جو کسی بھی طرزِ حکومت کے غلط استعمال پر پورے اُترتے ہیں؟ ان میں سے کون سے دلائل پر آپ متفق ہیں؟

یہ بات تو واضح ہے کہ جمہوریت تمام مسائل کے حل کا کوئی جادوئی آلہ نہیں ہے۔ اس سے ہمارے ملک اور دنیا کے دوسرے حصوں میں غربت ختم نہیں ہوتی۔ ایک طرزِ حکومت کی حیثیت سے جمہوریت تو صرف لوگوں کو اپنے فیصلے خود کرنے کی یقین دہانی کراتی ہے۔ اس میں یہ گارنٹی بھی نہیں کہ عوامی فیصلے صحیح بھی ہوں گے۔ لوگ غلطی بھی کر سکتے ہیں۔ ان فیصلوں میں عوام کو شامل کرنے سے فیصلہ کرنے میں دیر بھی ہوتی ہے۔ یہ بات بھی درست ہے کہ جمہوریت میں لیڈر بار بار بدلتے ہیں۔ بعض اوقات اس صورت حال کی وجہ سے فیصلے غلط بھی ہو سکتے ہیں جس سے حکومت کی کارکردگی اور اہلیت پر برا اثر پڑتا ہے۔

ان دلائل سے ظاہر ہے کہ جس طرز کی حکومت کا ہم کو تجربہ ہو رہا ہے، ایک نمونے کی طرزِ حکومت نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ وہ مسئلہ نہیں ہے جس کا ہم کو اپنی اصل زندگی میں سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اصل سوال تو اس سے بالکل الگ ہٹ کر ہے اور وہ یہ ہے کہ جمہوریت ایک ایسی طرزِ حکومت ہے جو دوسری طرزِ حکومتوں سے بہتر ہے اور جن میں سے ہم کو ایک کا چناؤ کرنا ہے۔

© NCERT not to be republished

جمہوریت کے حق میں دلائل

(Arguments for democracy)

1958-1961 کا چین کا قحط، دنیا کی تاریخ میں بدترین قحط تھا جسے درج کیا گیا۔ اس قحط میں تقریباً تین کروڑ افراد لقمۂ اجل ہو گئے۔ اُن دنوں ہندوستان کی معاشی حالت چین سے کچھ زیادہ بہتر نہ تھی۔ اس کے باوجود ہندوستان میں چین کی طرز کا قحط نہیں پڑا۔ ماہرین نفسیات کا خیال ہے کہ یہ دونوں ممالک کے اندر اختیار کردہ جداگانہ سرکاری پالیسیوں کا نتیجہ تھا۔ ہندوستان میں جمہوریت کے وجود کی وجہ سے ہندوستانی حکومت نے غذائی قلت کی جانب اس طرح توجہ دی جو چینی حکومت نہیں کر سکتی تھی۔ ان دلائل سے یہ بات تو واضح ہے کہ ایک آزاد اور جمہوری ملک میں، اونچے پیمانے پر کبھی کوئی قحط نہیں پڑا۔ اگر چین میں بھی کثیر پارٹی انتخابی نظام ہوتا اور حزبِ مخالف اور ایک آزادانہ پریس حکومت کی کمزوریوں اور نااہلیتوں کو سامنے لاتا تو قحط سے لوگوں کی اتنی بڑی تعداد میں اموات نہ ہوتی۔

اس مثال سے یہ سچائی اُبھر کر آتی ہے کہ جمہوریت کو کیوں بہتر طرزِ حکومت مانا جاتا ہے۔ عوام کی ضرورتوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے، جمہوریت کسی بھی طرزِ حکومت سے ایک بہتر نظام ہے۔ ایک غیر جمہوری حکومت بھی عوام کی ضرورتوں کو مدّنظر رکھ سکتی ہے لیکن یہ سب کچھ اُن لوگوں کے ارادوں اور خواہشوں پر منحصر ہے جو حکومت کرتے ہیں، اگر حکمراں عوامی خدمت پر آمادہ ہی نہ ہوں تو وہ لوگوں کی خواہشات کے مطابق عمل ہی نہیں کریں گے۔ جمہوریت میں حکمرانوں کو عوامی ضرورتوں کو دھیان میں رکھنا پڑتا ہے۔ **جمہوری حکومت ایک بہتر حکومت اس لیے ہے کیونکہ یہ سب سے زیادہ جوابدہ طرز کی حکومت ہے۔**

ایک دوسری وجہ کہ جمہوری نظام میں کسی بھی غیر جمہوری حکومت سے بہتر فیصلے کیوں ہو سکتے ہیں، یہ ہے کہ جمہوریت مشوروں اور مباحثوں پر قائم ہوتی ہے۔ جمہوری فیصلوں میں متعدد لوگ، مباحثے اور اجلاس شامل ہوتے ہیں۔ جب متعدد لوگ یک جا ہوتے ہیں، وہ کسی بھی فیصلے کے اندر موجود امکانی غلطیوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔ اس میں وقت تو لگتا ہے لیکن اہم فیصلوں پر لگے وقت کا فائدہ ضرور ہوتا ہے۔ **اس سے جلد بازی یا غیر ذمہ دارانہ فیصلوں کے امکانات گھٹ جاتے ہیں۔ اس طرح جمہوریت فیصلہ سازی کے معیار کو بڑھاتی ہے۔**

یہ شرط تیسری دلیل سے وابستہ ہے۔ **جمہوریت ایک ایسا طریقہ مہیا کرتی ہے جس سے اختلافات اور نزاع طے ہوتے ہیں۔** کسی بھی سماج کے اندر آراء اور مفادات کا اختلافات ہونا لازمی ہوتا ہے۔ یہ اختلافات ہمارے جیسے ملک کے اندر اور بھی زیادہ ہیں جہاں پر حیرت انگیز طرز کی سماجی گونا گونی دیکھنے میں آتی ہے، یہاں لوگوں کا تعلق مختلف خطوں سے ہے، مختلف زبانیں بولتے ہیں، مختلف مذاہب پر عمل کرتے ہیں اور مختلف ذاتیں ہیں۔ وہ دنیا کو بالکل مختلف طرح سے دیکھتے ہیں اور اُن کی ترجیحات بھی الگ الگ ہیں۔ ایک گروپ کی ترجیحات دوسرے گروپ کی ترجیحات

کارٹون پڑھیے

یہ کارٹون برازیل جیسے اس ملک کا ہے جس کو آمریت کا طویل تجربہ ہوا ہے۔ اس کا عنوان ہے ''آمریت کی پوشیدہ شکل'' وہ کون سی پوشیدہ شکل ہے جس کو یہ کارٹون دکھاتا ہے۔ کیا ہر آمریت میں کوئی چھپی ہوئی کارروائیاں ہونا ضروری ہیں۔ پہلے باب میں بحث کیے گئے آمروں کے بارے میں اس کی معلومات کیجیے۔ اور اگر ممکن ہو تو نائجیریا میں اباچا کے بارے میں اور فلپین میں مارکوس کے بارے میں معلوم کیجیے۔

© NCERT not to be republished

سے ٹکراتی ہیں۔ اس نزاع اور ایسے تضاد کو طے کس طرح کیا جائے؟ یہ اختلاف ایک ظالم اور جابر حکمراں بھی دور کر سکتا ہے۔ جو گروپ بھی زیادہ طاقتور ہے، وہ اپنی شرائط دوسروں پر لادے گا اور کمزور گروپ کو اسے بادلِ ناخواستہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ لیکن اس سے ناراضگی اور بدمزگی پیدا ہوگی۔ ان حالات میں طویل مدت تک مختلف گروپ ایک ساتھ مل کر نہیں رہ سکتے۔ اس مسئلہ کے پر امن حل کے لیے جمہوری نظام ایک واحد راستہ ہے۔ جمہوریت میں کوئی بھی مستقل فاتح نہیں ہوتا اور نہ ہی ہمیشہ ہارتا ہے۔ مختلف گروپ ایک ساتھ مل کر پرامن طور سے رہ سکتے ہیں۔ ہندوستان جیسے ہمارے ملک میں، ان تمام اختلافات کے باوجود، جمہوریت نے ملک کے اندر اتحاد قائم کیا ہے۔

یہ تین دلائل حکومت کے معیار اور سماجی زندگی پر جمہوریت کے اثرات کے بارے میں تھے۔ لیکن جمہوریت کے لیے سب سے مضبوط دلیل اس کے بارے میں نہیں ہے کہ جمہوریت حکومت کے لیے کیا کرتی ہے، بلکہ یہ اس کے بارے میں ہے کہ جمہوریت شہریوں کے لیے کیا کرتی ہے۔ چاہے جمہوریت صحیح فیصلے نہ کرے اور جوابدہ حکومت قائم نہ کر سکے، پھر بھی یہ کسی بھی دوسری طرزِ حکومت سے بہتر ہے کیونکہ جمہوریت شہریوں کے وقار کو بلند کرتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر بحث کی تھی کہ جمہوریت کی بنیاد سیاسی مساوات پر قائم ہے اور اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ غریب ترین اور سب سے کم تعلیم یافتہ کو سماج میں وہی رتبہ حاصل ہے جو کسی مالدار یا تعلیم یافتہ کو حاصل ہے۔ لوگ حکمرانوں کی رعایا (محکوم) نہیں ہوتے، وہ خود اپنے اوپر حکمراں ہوتے ہیں۔ چاہے وہ غلطیاں ہی کیوں نہ کریں، پھر بھی وہ اپنے کردار اور عمل کے لیے ذمے دار ہوتے ہیں۔

آخری خصوصیت یہ ہے کہ **جمہوریت کسی بھی طرزِ حکومت سے بہتر اس لیے ہے کہ کیونکہ یہ خود اپنی غلطیاں سدھارنے کا موقعہ فراہم کرتی ہے۔** جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ ایسی کوئی گارنٹی نہیں کہ جمہوریت میں غلطیاں

ہندوستان میں اگر جمہوریت نہ ہوتی تب کیا واقع ہوتا؟ کیا ہم واحد قوم کی طرح بنے رہ سکتے تھے؟

کارٹون پڑھیے

©Cam Cardow, The Ottawa Citizen, Canada, Cagle Cartoons Inc.

2005 کے پارلیمانی انتخابات سے ٹھیک پہلے یہ کارٹون کناڈا میں شائع ہوا تھا۔ ہر شخص، بشمول کارٹونسٹ کو توقع تھی کہ لبرل پارٹی کو ایک بار پھر فتح یاب ہوگی۔ جب نتائج کا اعلان ہوا تو لبرل پارٹی انتخابات ہار گئی۔ کیا یہ کارٹون جمہوریت کے خلاف یا اُس کے حق میں ایک دلیل ہے۔

© NCERT not to be republished

اپنی پیش رفت کی جانچ کیجیے

راجیش اور مظفر نے ایک آرٹیکل پڑھا۔ اس میں یہ دکھایا گیا تھا کہ ایک جمہوریت نے دوسری جمہوریت کے خلاف جنگ کر دی۔ جنگ اُسی صورت میں ہوتی ہے جب دو حکومتوں میں سے ایک غیر جمہوری ہو۔ آرٹیکل یہ بتانا چاہتا تھا کہ یہ جمہوریت کا ایک بڑا فائدہ ہے۔ مضمون پڑھنے کے بعد راجیش اور مظفر دونوں پر الگ الگ ردّعمل ہوئے۔ راجیش کہتا تھا کہ یہ جمہوریت کے حق میں ایک اچھی دلیل نہیں ہے۔ یہ تو بس اتفاق کی بات ہے۔ ممکن ہے کہ مستقبل میں جمہوریتوں کے درمیان ہی جنگ ہونے لگے۔ مظفر نے کہا کہ یہ اتفاق کا معاملہ نہیں ہوسکتا۔ جمہوریت میں فیصلے اس طرح کئے جاتے ہیں جہاں جنگ کے امکانات گھٹ جاتے ہیں۔

آپ ان دونوں صورتوں میں سے کس پر متفق ہیں اور کیوں؟

نہیں ہوسکتیں۔ کوئی بھی طرزِ حکومت ایسی گارنٹی نہیں دے سکتی۔ جمہوریت کا فائدہ اتنا ضرور ہے کہ طویل عرصے تک غلطیوں کو پوشیدہ نہیں رکھا جا سکتا۔ ایسی غلطیوں پر عوامی مباحثے ہوتے ہیں اور اُن کی تصحیح کی گنجائش ہوتی ہے۔ یا تو حکمرانوں کو اپنے فیصلے بدلنا ہوتے ہیں ورنہ خود حکمرانوں کو ہی بدلا جا سکتا ہے۔ غیر جمہوری حکومت میں ایسا ممکن نہیں ہوتا۔

آیئے ہم درج بالا بحث کا خلاصہ کرتے ہیں۔ جمہوریت سے ہم کو ہر چیز نہیں مل سکتی اور نہ ہی یہ تمام مسائل کا حل ہے لیکن یہ کسی بھی دوسرے نعم البدل سے واضح طور پر بہتر ہے۔ اس میں اچھے فیصلوں کے بہتر مواقع موجود ہیں، یہ لوگوں کی خواہشات کا احترام کرسکتی ہے اور مختلف لوگوں کو ایک ساتھ رہنے کا موقعہ فراہم کرتی ہے۔ چاہے یہ چند کاموں کو کرنے میں ناکام ہی کیوں نہ ہو جائے، لیکن اس کے اندر غلطیوں کی اصلاح کا راستہ ضرور موجود ہوتا ہے اور یہ اپنے تمام شہریوں کو زیادہ وقار اور احترام عطا کرسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جمہوریت کو بہترین طرزِ حکومت تسلیم کیا جاتا ہے۔

2.4 جمہوریت کے وسیع تر معنی
(BROADER MEANINGS OF DEMOCRACY)

اس باب میں ہم نے جمہوریت کے معنی کو محدود اور بیانیہ طور سے سمجھا ہے۔ ہم نے جمہوریت کو ایک طرزِ حکومت کی شکل میں سمجھا ہے۔ جمہوریت کی تعریف کرنے کا یہ طریقہ، کم سے کم ایسی خصوصیات کے ایک واضح مجموعے کی شناخت کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے جو جمہوریت میں ہونا لازمی ہیں۔ ہمارے زمانے میں جمہوریت کی سب سے زیادہ عام شکل نمائندہ جمہوریت ہے۔ آپ اس کے بارے میں اپنی سابقہ کلاسوں میں پہلے ہی پڑھ چکے ہیں۔ جن ممالک کے اندر جمہوری نظام قائم ہے، وہاں تمام لوگ حکومت نہیں کرتے۔ اکثریتی پارٹی کو عوام کی طرف سے فیصلے کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ اگرچہ اکثریت براہِ راست حکومت نہیں کرتی لیکن اپنے منتخبہ نمائندوں کے ذریعہ لوگوں کی اکثریت حکومت کرتی ہے۔ یہ ضروری اس لیے ہوتا ہے کیونکہ...

- جدید جمہوریتوں میں لوگوں کی تعداد اتنی بڑی ہوتی ہے کہ اُن کے لیے جسمانی طور سے ایک ساتھ مل بیٹھنا اور اجتماعی فیصلے کرنا ناممکن ہوتا ہے۔
- اور اگر وہ ایک ساتھ بیٹھ بھی جائیں تو شہریوں کے پاس نہ تو اتنا وقت، خواہش یا تمام فیصلوں میں حصہ لینے کی مہارت ہے۔

اس بحث سے ہم کو جمہوریت کا ایک واضح لیکن کم سے کم ادراک حاصل ہوتا ہے۔ یہ توضیح غیر جمہوریتوں سے

© NCERT not to be republished

©R.K. Laxman, The Times of India

جمہوریتوں میں فرق کرنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ لیکن یہ جمہوریت اور ایک اچھی جمہوریت کے درمیان فرق کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ یہ حکومت سے بالاتر ہوکر جمہوریت کے کام کو دیکھنے کی اجازت نہیں دیتی۔ اس کے لیے ہم کو جمہوریت کے وسیع تر معنوں کی طرف لوٹنے کی ضرورت پیش آئے گی۔

بعض اوقات ہم حکومت سے الگ ہٹ کر جمہوریت کو تنظیموں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ذرا ان بیانات کو پڑھیے۔

- ”ہم لوگوں کا خاندان بالکل جمہوری ہے۔ جب بھی ہم کو کبھی کوئی فیصلہ کرنا ہوتا ہے تو ہم مل بیٹھتے ہیں اور کسی اتفاق رائے پر پہنچتے ہیں۔ میری رائے اُتنی ہی اہم ہے جتنی میرے باپ کی۔“
- ”میں ایسے اُستادوں کو پسند نہیں کرتا جو کلاس میں طلبا کو بولنے یا سوالات کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ میں ایسے اساتذہ پسند کرتا ہوں جن کا مزاج جمہوری ہو۔“
- ”اس پارٹی میں صرف ایک لیڈر اور اُس کے فیملی ممبران ہر چیز کا فیصلہ کرتے ہیں۔ وہ جمہوریت کی بات کس طرح کر سکتے ہیں؟“

لفظ جمہوریت استعمال کرنے کے یہ طریقے فیصلے کرنے کے طریقے کے بنیادی مطلب کو ظاہر کرتے ہیں۔

کارٹون پڑھیے

آر۔ کے۔ لکشمن کا یہ کارٹون آزادی کی پچاس سالہ تقریبات پر رائے زنی کرتا ہے۔ پس منظر میں آپ کتنی شبیہیں پہچانتے ہیں؟ کیا اس کارٹون میں بہت سے لوگ ایسا ہی محسوس کرتے ہیں جیسا کہ ایک عام آدمی۔

میرے گاؤں میں گرام سبھا کا کبھی اجلاس نہیں ہوتا، کیا یہ جمہوری ہے؟

کسی جمہوری فیصلے میں اُن لوگوں کی اجازت کے ساتھ مشورہ شامل ہوتا ہے جو اُس فیصلے سے متاثر ہوتے ہیں۔ فیصلہ کرنے میں کمزور لوگوں کا مشورہ اُتنا ہی اہمیت رکھتا ہے جتنا کہ اُن لوگوں کا جو طاقتور ہیں۔ یہ بات کسی حکومت یا خاندان یا کسی بھی دوسری تنظیم پر صادق آتی ہے۔ اس جمہوریت کا ایک ایسا اُصول بھی ہے جس کو زندگی کے کسی بھی دائرے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بعض اوقات ہم کسی موجودہ حکومت کو بیان کرنے کے لیے لفظ جمہوریت کا استعمال نہیں کرتے بلکہ جمہوریت کا ایک ایسا نمونے کا معیار قائم کرنے کے لیے جیسی کہ وہ ہونی چاہئیں۔

- ”صحیح معنوں میں اس ملک کے اندر جمہوریت اُسی وقت آئے گی جب کوئی بھی بنا پیٹ بھرے نہ سوئے۔“
- جمہوریت کے اندر فیصلہ کرنے میں ہر شہری کو مساویانہ طور سے اپنا کردار ادا کرنے کا اہل ہونا چاهئے۔ اس کے لیے سب کے لیے صرف برابر کے حقوق هی کافی نہیں۔ ہر شخص کو معلومات حاصل کرنے کے برابر حق، بنیادی تعلیم، مساویانه وسائل اور کافی مستعدی کی ضرورت ہے۔“

اگر ہم اس نصب العین کو سنجیدگی سے نظر میں رکھیں، تو پھر دنیا میں کوئی ملک بھی جمہوری نہیں ہے۔ اس کے باوجود جمہوریت کا ادراک ایک ایسا نصب العین ہے جو ہم کو یاد دلاتا ہے کہ ہماری نظر میں جمہوریت کی قدر ومنزلت کیوں ہے۔ یہی ادراک کسی موجودہ جمہوریت کا تجزیہ کرنے اور اُس کی کمزوریوں کی شناخت کرنے کا اہل بناتا ہے۔ یہ ہم کو چھوٹی سے چھوٹی اور ایک اچھی جمہوریت کے درمیان فرق کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

اس کتاب میں ہم جمہوریت کے ایک وسیع تر خیال پر بحث نہیں کر رہے ہیں۔ ہماری نظر تو صرف طرزِ حکومت کی حیثیت سے جمہوریت کی اداراتی خصوصیات کی روح پر ہے۔ اگلے سال آپ جمہوری سماج اور اپنی جمہوریت کا جائزہ لینے کے بارے میں مزید مطالعہ کریں گے۔ اس مرحلے پر ہم کو صرف اس بات پر دھیان دینے کی ضرورت ہے کہ جمہوریت کو زندگی کے بیشتر دائروں میں استعمال کیا جا سکتا ہے اور یہ کہ جمہوریت کی کئی شکلیں ہوسکتی ہیں۔ اگر مساوی بنیاد پر مشورے کے بنیادی اُصول کو تسلیم کیا جائے، جمہوری طریقے سے فیصلہ کرنے کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں۔ آج کی دنیا میں جمہوریت کی مقبولِ عام شکل، لوگوں کے منتخبہ نمائندوں کے ذریعہ حکومت کرنے کا طریقہ ہے۔ لیکن اگر کوئی برادری یا فرقہ چھوٹا ہو تو جمہوری فیصلے کرنے کے طریقے دوسرے بھی ہو سکتے ہیں۔ تمام لوگ ایک ساتھ مل بیٹھ سکتے ہیں اور براہِ راست فیصلے کر سکتے ہیں۔ اسی طرح سے کسی گاؤں میں گرام سبھا کو کام کرنا چاہئے۔ کیا آپ فیصلہ کرنے کے چند دوسرے طریقوں کے بارے میں بھی سوچ سکتے ہیں۔

سرگرمی

اپنے اسمبلی اور پارلیمانی انتخابی حلقوں میں اہل رائے دہندگان (ووٹروں) کی کل تعداد معلوم کیجئے۔ یہ بھی معلوم کیجئے کہ آپ کے علاقے کے سب سے بڑے اسٹیڈیم میں کتنے لوگ بیٹھ سکتے ہیں۔ کیا آپ کے اسمبلی انتخابی حلقے اور پارلیمانی انتخابی حلقے کے تمام رائے دہندگان کا ایک ساتھ مل بیٹھنا اور ایک بامقصد فیصلہ کرنا ممکن ہے؟

اس کا یہ مطلب بھی نکلتا ہے کہ کسی بھی ملک کے اندر ایک مکمل جمہوریت موجود نہیں ہے۔ وہ خصوصیات جن پر ہم

© NCERT not to be republished

نے اس باب میں بحث کی ہے، جمہوریت کی کم سے کم شرائط ہیں۔ اس سے ایک نمونے کی جمہوریت نہیں بنتی۔ ہر جمہوریت کو جمہوری فیصلے کرنے میں جمہوریت کے نصب العین کو حاصل کرنا ہوتا ہے اور اس کو ایک ہی بار میں اور ہمیشہ کے لیے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لیے فیصلہ کرنے کے جمہوری طریقوں کو بچانے اور مضبوط کرنے کی مسلسل کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک شہری کی حیثیت سے ہمارا جو بھی کردار ہو سکتا ہے، وہی ہمارے ملک کو کم و بیش جمہوری بنانے میں منفرد کردار ادا کر سکتا ہے۔ یہی جمہوریت کی طاقت اور اُس کی کمزوریاں ہیں۔ ملک کی قسمت کا فیصلہ حکمرانوں کے عمل پر ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ، ہم شہری بھی اس کے لیے خاص طور سے ذمے دار ہوتے ہیں۔

یہی وہ خصوصیت ہے جو جمہوریت کو حکومت کی دوسری شکلوں سے ممتاز بناتی ہے۔ شہنشاہیت، آمریت یا ایک پارٹی نظام جیسی حکومت کی دوسری تنظیموں میں تمام شہریوں کو سیاست میں حصہ لینے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بیشتر غیر جمہوری حکومتیں سیاست میں اپنے شہریوں کی شمولیت کو ناپسند کرتی ہیں۔ لیکن جمہوریت تو تمام شہریوں کی سرگرم سیاسی شمولیت پر منحصر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جمہوریت کے مطالعے کو جمہوری سیاست پر اپنی نظر مرکوز کرنی چاہیے۔

مشقیں

1 یہاں چار ممالک کے بارے میں چند معلومات دی جا رہی ہیں۔ اس معلومات کی بنیاد پر آپ ان میں سے ہر ملک کی درجہ بندی کس طرح کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک کے سامنے ''جمہوری'' یا ''غیر جمہوری'' یا ''غیر یقینی'' لکھیے۔

- **a** ملک A: وہ لوگ جو ملک کے سرکاری مذہب کو قبول نہیں کرتے، ووٹ دینے کے حق سے محروم ہیں۔
- **b** ملک B: سابقہ بیس سال سے ایک ہی پارٹی انتخابات جیت رہی ہے۔
- **c** ملک C: سابقہ تین انتخابات میں حکمران پارٹی الیکشن ہار گئی۔
- **d** ملک D: ملک کے اندر کوئی آزادانہ الیکشن کمیشن نہیں ہے۔

2 یہاں چار ممالک کے بارے میں کچھ معلومات دی جا رہی ہیں۔ اس معلومات پر مبنی آپ ان میں سے ہر ملک کی درجہ بندی کس طرح کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک سامنے ''جمہوری''، ''غیر جمہوری'' یا ''غیر یقینی'' لکھیے۔

- **a** ملک P: پارلیمنٹ فوجی سربراہ کے مشورے کے بغیر فوج کے بارے میں کوئی قانون پاس نہیں کر سکتی۔
- **b** ملک Q: عدلیہ کے اختیارات کو گھٹانے کے لیے پارلیمنٹ قانون پاس نہیں کر سکتی۔
- **c** ملک R: پڑوسی ملک کی اجازت لیے بغیر ملک کے لیڈر کسی دوسرے ملک سے معاہدہ نہیں کر سکتے۔
- **d** ملک S: ملک کے بارے میں تمام اہم معاشی فیصلے سینٹرل بینک کے افسران کرتے ہیں، جن کو وزراء بدل نہیں سکتے۔

3 جمہوریت کے حق میں ان میں سے کون سی دلیل ٹھیک نہیں ہے؟ کیوں؟

- **a** جمہوریت میں عوام خود کو آزاد اور مساوی سمجھتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

b جمہوریتیں دوسری طرزِ حکومتوں کی نسبت تنازعات زیادہ بہتر طور سے حل کرسکتی ہیں۔
c جمہوری حکومت لوگوں کے تئیں زیادہ جواب دہ ہوتی ہے۔
d جمہوری ممالک، غیر جمہوری ممالک سے زیادہ خوش حال ہوتے ہیں۔

4 ان میں سے ہر بیانات میں جمہوری اور غیر جمہوری عنصر موجود ہے ہر بیان کے لیے دو بیانات کو الگ الگ لکھئے۔
a ایک وزیر نے کہا کہ عالمی تجارتی تنظیم کے طے شدہ ضابطوں کے مطابق پارلیمنٹ کو چند قوانین پاس کرنا ہیں۔
b الیکشن کمیشن نے ایک ایسے انتخابی حلقے میں دوبارہ پولنگ کا حکم دیا جہاں اونچے پیانے پر بدعنوانی کی شکایات موصول ہوئیں۔
c پارلیمنٹ میں عورتوں کی نمائندگی کبھی بھی دس فیصد نہیں ہوئی۔ اس سے عورتوں کی تنظیموں نے عورتوں کے لیے ایک تہائی نشستوں کا مطالبہ کیا۔

5 یہ دلیل دینے کے لیے کہ ایک جمہوری ملک میں قحط کا امکان کم ہے، کون سی وجہ جائز نہیں ہے؟
a مخالف پارٹیاں بھوک اور بھک مری کی جانب توجہ مبذول کراسکتی ہیں۔
b ملک کے مختلف حصوں میں ایک آزاد پریس قحط کے مصائب کی رپورٹ دے سکتا ہے۔
c حکومت کو اگلے انتخابات میں ہار کا خوف سوار رہتا ہے۔
d لوگ کسی بھی مذہب پر عقیدہ رکھنے اور اُس پر عمل کرنے میں آزاد ہیں۔

6 ایک ضلع میں 40 گاؤں ایسے ہیں جہاں حکومت نے پینے کے پانی کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ یہ گاؤں والے ایک جگہ جمع ہوئے اور اُن کی ضرورت کی جانب توجہ دینے کے لیے حکومت کو مجبور کرنے کے کئی طریقوں پر غور کیا۔ ان میں سے کون سا طریقہ جمہوری نہیں ہے؟
a عدالتوں میں مقدمہ ڈالتے ہوئے کہ پانی زندگی کے حق کا ایک حصہ ہے۔
b تمام پارٹیوں کو پیغام دیتے ہوئے کہ اگلے انتخاب کا بائیکاٹ کریں گے۔
c حکومت کی پالیسیوں کے خلاف عوامی جلسے منظّم کرتے ہوئے۔
d پانی حاصل کرنے کے لیے سرکاری افسران کو روپیہ دیتے ہوئے۔

7 جمہوریت کے خلاف درج ذیل دلائل سے وابستہ اپنا تاثر پیش کیجیے۔
a ملک کے اندر فوج سب سے زیادہ تربیت یافتہ اور بدعنوانیوں سے پاک تنظیم ہے۔ اس لیے فوج کو ملک پر حکومت کرنی چاہیے۔
b اکثریت کی حکومت کا مطلب ہے بے خبر اور بے علم لوگوں کی حکومت۔ ہم کو ذی فہم لوگوں کی حکومت کی ضرورت ہے، چاہے اُن کی تعداد چھوٹی ہی کیوں نہ ہو۔

© NCERT not to be republished

c اگر ہم روحانی معاملات میں مذہبی لیڈروں کی رہنمائی چاہتے ہیں تو پھر اُن کو سیاست میں بھی رہنمائی کے لیے دعوت کیوں نہ دی جائے۔ ملک پر مذہبی رہنماؤں کی حکومت ہونی چاہیے۔

8 کیا اقدار کی حیثیت سے درج ذیل بیانات جمہوریت کے اُصولوں کے مطابق ہیں، کیوں؟

a ایک باپ بیٹی سے: میں تمہاری شادی کے سلسلے میں کوئی رائے سننا نہیں چاہتا۔ ہمارے خاندان میں ہمارے بچے شادی وہیں کرتے ہیں جہاں والدین چاہتے ہیں۔

b اُستاد طالب علم سے: کلاس میں سوال کرتے ہوئے میری توجہ میں خلل نہ ڈالئے۔

c ملازم اپنے افسر سے: قانون کے مطابق ہمارے کام کرنے کے گھنٹے کم ہونے چاہئیں۔

9 ایک ملک کے بارے میں درج ذیل حقائق پر غور کیجیے۔ اپنے فیصلے کی حمایت میں وجوہات بھی بتائیے۔

a ملک کے تمام شہریوں کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ انتخابات باقاعدگی سے ہوتے ہیں۔

b ملک نے بین الاقوامی ایجنسیوں سے قرض لیا۔ قرض دینے میں ایک شرط یہ تھی کہ حکومت تعلیم اور صحت پر اخراجات کم کرے گی۔

c لوگ سات زبانوں سے بھی زیادہ بولتے ہیں، لیکن تعلیم صرف ایک ہی زبان میں حاصل ہے جو ایک ایسی زبان ہے جس کو ملک کے 52 فیصد لوگ بولتے ہیں۔

d ان پالیسیوں کی مخالفت کرنے کے لیے ملک کے اندر پُرامن مظاہروں اور ملک گیر ہڑتال کے لیے کئی تنظیموں نے آواز بلند کی تھی۔ حکومت نے ان لیڈروں کو گرفتار کرلیا۔

e ملک کے اندر ریڈیو اور ٹی وی پر حکومت کا قبضہ ہے۔ تمام اخباروں کو حکومت کی پالیسیوں اور احتجاجات کے بارے میں خبریں چھاپنے کے لیے حکومت سے اجازت لینی پڑتی ہے۔

10 یو ایس اے میں 2004 میں چھپی رپورٹ میں ملک کے اندر بڑھتی غیر مساوات کی جانب اشارہ کیا گیا۔ آمدنی میں غیر مساوات نے جمہوریت کے اندر لوگوں کی شمولیت کو ظاہر کیا۔ اس رپورٹ نے حکومت کے کئے ہوئے فیصلوں پر اثر ڈالنے کو بھی شکل دی۔ اس رپورٹ نے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ...

- اگر ایک سیاہ فام فیملی اوسطاً 100 ڈالر کماتی ہے تو سفید فام فیملی کی اوسط آمدنی 162 ڈالر ہے۔ ایک سفید فام فیملی کے پاس سیاہ فام فیملی کی بہ نسبت 12 گنا دولت زیادہ ہے۔
- صدارتی الیکشن میں، فیملیوں میں 10 افراد میں سے تقریباً 9 افراد نے جن کی آمدنی 75,000 ڈالر سے زیادہ ہے، ووٹ دیئے ہیں۔ آمدنی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ لوگ آبادی کے 20 فیصد وہ لوگ ہیں جو سب سے اوپر آتے ہیں۔ اس کے برعکس 15,000 ڈالر سے کم آمدنی والی فیملیوں سے 10 میں سے صرف 5 لوگ ایسے ہیں جنہوں نے ووٹ دیئے۔ آمدنی کو مدنظر رکھ کر یہ آبادی کے 20 فیصد وہ لوگ ہیں جو سب سے نیچے آتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

مشقیں

- سیاسی پارٹیوں کو تقریباً %95 امداد مالداروں سے حاصل ہوتی ہے۔ اس سے اُن کو اپنی رائے ظاہر کرنے اور مسائل رکھنے کا موقع ملتا ہے جو زیادہ تر شہریوں کو حاصل نہیں ہے۔
- چونکہ غریب طبقات سیاست میں کم سے کم حصہ لیتے ہیں، اس لیے حکومت اُن کی تشویش، غربت سے نکلنے، ملازمت حاصل کرنے، تعلیم، لمبی دیکھ بھال اور رہائش جیسے مسائل کی جانب کان نہیں دھرتی۔ اس کے برعکس تاجر طبقے اور بڑے بڑے مالداروں کی پریشانیوں کے بارے میں سیاست داں پوری باقاعدگی سے توجہ دیتے ہیں۔

رپورٹ میں دی گئی معلومات کو استعمال کرتے ہوئے ''جمہوریت اور غربت'' پر ایک ایسا مضمون لکھئے جس میں مثالوں کا استعمال ہندوستان سے کیا گیا ہو۔

آیئے اخبارات کا مطالعہ کریں

زیادہ تر اخباروں کا ایک صفحہ اداریہ کا ہوتا ہے۔ اس صفحہ پر اخبار حالاتِ حاظرہ کے بارے میں خود اپنی آراء شامل کرتا ہے۔ یہ اخبار دوسرے مصنفین اور عالموں کے نظریات اور اخبار پڑھنے والوں کے خطوط بھی شائع کرتا ہے۔ ایک ماہ تک کوئی ایک اخبار پڑھتے رہیے اور اُس کے اُس صفحہ کے وہ آرٹیکلز اور خطوط جمع کیجیے جن میں جمہوریت کے بارے میں خیالات کا اظہار ہو۔ ان کی درجہ بندی مندرجہ ذیل زمروں میں کیجیے:

- جمہوریت کے آئینی اور قانونی پہلو
- شہریوں کے حقوق
- انتخابی اور پارٹی سیاست
- جمہوریت کی تنقید

© NCERT not to be republished